O

رحمتِ حق بھی تھی، ادراک کی تنویر بھی تھی
قلب روشن ہوا، ہمّت بھی تھی تقدیر بھی تھی

زورِ بازو پہ بھروسہ تھا حقیقی ہتھیار
یوں تو کہنے کو مِرے ہاتھ میں شمشیر بھی تھی

کچھ مِری جستجو لے آئی مجھے سب سے دور
کچھ مِری زندگی اِس طور پہ تحریر بھی تھی

https://emad-ahmad.com/

تاجداری سَرِ زنداں کی روایت ہے طویل
پھر یہی ماضی کے اِک خواب کی تعبیر بھی تھی

نفس تو پھول گیا گردنیں نیچی کر کے
اپنی نظروں میں کوئی ذات کی توقیر بھی تھی

دشمنِ دل سے لڑائی میں بھلا کیا لڑتا
اُس کے ترکش میں خموشی بھی تھی، تقریر بھی تھی

تری پلکیں مِرے اجڑے ہوئے دل کی غمّاز
مِری آنکھوں میں ترے درد کی تصویر بھی تھی

کیسا لمحہ تھا حقیقت کے پنپنے کا عماد
اُڑ بھی سکتا تھا مِرے پاؤں میں زنجیر بھی تھی

https://emad-ahmad.com/